© rasailojaraid.com

ایک فکر انگیز مقالہ

جناب عبدالغفار اثرؔ ایم۔ اے

کیا ظہورِ امام مہدی قریب ہے؟

(قسط اوّل)

گذشتہ چودہ صدیوں سے ملت اسلامیہ اپنے آخری فرستادۂ حق اور محسن کے انتظار میں چشم براہ ہے اور اپنے سینہ میں اس عزم کی شمع فروزاں کئے ہوئے ہے کہ جونہی ظہور امام اور نزولِ مسیح کا آوازہ بلند ہوگا اور اعلائے کلمۃ الحق کے لئے طبلِ جنگ پر پہلی چوٹ پڑے گی تو ہر شخص صفِ اوّل میں پہنچ کر اپنے درخشاں ماضی کی تاریخ کے ایک ایک روشن باب کی عملی تفسیر اور کفر کے لئے برقِ خاطف بن کر خاشاکِ غیر اللہ کو پھونک ڈالے گا لیکن اے ملّتِ اسلامیہ خبردار! ایسا نہ ہو کہ جب وہ وقت آئے غفلت کی نیند تجھے اپنے دامن میں چھپائے . . . وہ آنے والا آئے اور آ کر تیرا دروازہ کھٹکھٹائے لیکن یہ کھٹکھٹاہٹ تیرے خراٹوں کی آواز میں دب کر رہ جائے اور . . .
اور جب تیری آنکھ کھلے تو صورِ اسرافیل پھونکا جا رہا ہو (عبدالغفار اثرؔ)

دنیا بھر کے سیاسی حالات و قرائن بتا رہے ہیں کہ جناب امام مہدی آخر الزمان کا ظہور انتہائی قریب ہے۔ لیکن ہم لوگ موجودہ دور کے پُرفتن شور و شغب میں اس قدر محو ہیں کہ ہمیں احساس تک نہیں ہے کہ عنقریب کیسے کیسے قیامت خیز اور ہلاکت آفریں واقعات، انسانیت عظمیٰ کو اپنی لپیٹ میں لینے والے ہیں۔ یہ وہ انتہائی سنگین اور پریشان کن

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

دور ہوگا کہ جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنی امت کو تلقین کردی کہ تمام لوگ ہر نماز میں اس دور کے فتن و شرور سے محفوظ رہنے کے لئے اللہ تعالیٰ سے دعا کرتے رہیں اور یہی وہ دور ہے، جس کے متعلق پیغمبر اسلام صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ فتنے اس قدر تیزی سے نمودار ہونے لگیں گے جس طرح کہ تسبیح ٹوٹ جانے سے دانے گرتے ہی چلے جاتے ہیں۔

آپ دیکھ رہے ہیں کہ تمام سطح ارضی پر انسانیت عظمیٰ جس پریشانی، کرب، اور جانگسل حالات سے اب دوچار ہے، اس سے پہلے کبھی نہ تھی۔ یہ دنیا کی زندگی کا آخری دور ہوگا اور ایک نہایت قلیل عرصہ میں صورِ اسرافیل پھونک دیا جائے گا پھر یوم حشر برپا ہوگا جس کی ہولناکیوں سے ہر شخص کا کلیجہ منہ کو آئے گا اور ہر کسی کو اپنے حساب وکتاب کے لئے خالق کائنات کے حضور پیش ہونا ہوگا۔

قرآن مجید میں خداوند قدوس نے انسانوں کو جھنجھوڑ جھنجھوڑ کر ایسے ہولناک دن کی تیاری کے لئے متنبہ کیا ہے جس کا ایک دن پچاس ہزار سال کا ہوگا، جس دن کی شدت اور غضب سے انبیائے کرام بھی "رب نفسی،" "رب نفسی" پکار رہے ہوں گے اور خطا کار انسان کہے گا کہ اسے کاش میں آج کے دن مٹی ہوتا۔ ۔ ۔ اس دن کی سختی سے تنگ آکر اہل محشر خداوند کریم سے التجا کریں گے کہ بارالٰہی، جسے دوزخ میں ڈالنا ہے ڈال اور جسے جنت میں بھیجنا ہے، بھیج! لیکن ہمیں اس دن کی سختی سے نجات عطا کر!

جناب سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ قیامت کے برپا ہونے کا وقت خالق کائنات نے اگرچہ پوشیدہ رکھا ہے، لیکن آپ نے اس کے واضح نشانات اور صریح علامات کا اس کثرت سے ذکر فرمایا ہے کہ ان کے مطالعہ سے ہر شخص اندازہ کرسکتا ہے کہ وہ وقت کسقدر قریب ہے اور کتنی سرعت سے کائنات ارضی کو ڈھانپ لینے والا ہے۔ محتاط اندازے کے مطابق پیغمبر علیہ الصلوٰۃ والسلام نے قرب قیامت کی علامات کے متعلق تقریباً ایک ہزار احادیث بیان فرمائی ہیں۔

ایک حدیث، جس کے راوی حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ ہیں، آپ نے یوں بیان فرمائی:

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

"ایک زمانہ ایسا آنے والا ہے جس میں کفار ایک دوسرے کو ممالکِ اسلامیہ پر قبضہ کرنے کے لئے اس طرح مدعو کریں گے کہ جیسے دستر خوان پر کھانے کیلئے ایک دوسرے کو بلایا جاتا ہے۔ کسی نے عرض کیا، یا رسول اللہ کیا ہماری تعداد اس وقت قلیل ہو گی؟ تو آپؐ نے فرمایا کہ نہیں، بلکہ تم کثرت سے ہو گے لیکن ایسے بے بنیاد ہو گے جیسے کہ سیلاب کے سامنے خس و خاشاک، تمہارا رعب دشمن کے دلوں سے اٹھ جائے گا اور تمہارے دلوں پر وہن پڑ جائیگا، ایک صحابی نے عرض کیا، یا رسول اللہ، وہن کیا چیز ہے؟ تو آپؐ نے ارشاد فرمایا تم دنیا کو دوست رکھو گے اور موت سے خوف کھاؤ گے!" (ابوداؤد، بیہقی)

حقائق پر نظر رکھنے والے اس امر کا اعتراف کرتے ہیں کہ فی الواقع موجودہ دور وہن کا دور ہے۔ سطحِ ارضی پر مسلمانوں کی تعداد ایک محتاط اندازے کے مطابق اس وقت پچانوے کروڑ ہے۔ یوں سمجھئے کہ دنیا کا ہر تیسرا شخص مسلمان ہے۔ اور گذشتہ جنگ دوم کے بعد جس کثرت سے مسلمان ممالک آزاد ہوئے ہیں، اس سے قبل نہیں ہوئے۔ ایشیا، مشرقِ قریب و بعید اور افریقہ کے بے شمار ممالک مسلمانوں کے زیر نگیں ہیں۔ افریقہ نئی کروٹ لے رہا ہے اور وہاں کے باشندے جس کثرت سے اسلام کے زیر اثر آ رہے ہیں، اس کی مثال بہت کم موجود ہے۔ علاوہ ازیں امریکہ میں کروڑوں سیاہ فام امریکی تہذیب سے نفرت کھا کر اسلام کے دامن میں پناہ لینے پر مجبور ہو گئے ہیں۔

نقشۂ عالم پر نگاہ ڈالئے، پاکستان سے لے کر رباط تک اگر کوئی سفر شروع کرے تو اسے باوجود لکھوکھہا میل کی مسافت کے، کہیں بھی غیر مسلم سلطنت کو عبور نہ کرنا پڑیگا۔ مسلمان مملکتیں ایک سلسلۃ الذہب کی طرح ایک دوسرے سے پیوست چلی جا رہی ہیں۔ اس پر مستزاد یہ کہ قدرت نے نہایت فیاضی سے ان کا دامن انواع و اقسام کی نعمتوں اور قیمتی عطیات سے بھر رکھا ہے۔ اس وقت تمام دنیا کی صنعتی مشینری کا پہیہ پٹرولیم سے چل رہا ہے اور یہ دولت سوائے مسلمانوں کے کسی کے پاس نہیں۔ اس دولت کی وجہ سے امریکہ، برطانیہ، فرانس، جرمنی، چین، جاپان اور روس کی تمام اقتصادی منصوبہ بندی سعودی عرب، کویت، لبنان، شام، لیبیا، الجزائر، عراق اور ایران کے

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

علاوہ ازیں متعدد دوسرے تیل پیدا کرنے والے اسلامی ممالک ہی کی مرہونِ منت ہے۔ اس کے علاوہ کھجور، گندم، پٹ سن، ٹین، گیس، چاول، پھل، مچھلی اور گوناگوں قسم کی قیمتی دھاتیں اور معدنیات سے ہماری اراضی دولت بداماں ہے۔ دوسری طرف دنیا کی بہترین آبی شاہراہیں نہر سویز اور درہ دانیال جیسے اہم فوجی ناکے سلاطینِ اسلام کے زیرِ نگیں ہیں۔ لیکن حالت یہ ہے کہ ہم نے اس بے پناہ دولت سے جذبۂ جہاد کو تیز تر کرنے کی بجائے افریقہ اور عرب کے صحراؤں کو جنت نگاہ بنانے پر صرف کر دیا ہے۔ بے پناہ امارت نے عرب اور افریقی مسلم ممالک کے باشندوں کو آرام طلب، عیاش پسند اور دنیا کا حریص بنا دیا ہے۔ کنبہ کے نام پر ہر گھر یہودی اور عیسائی عورتوں کی آماجگاہ بن گیا ہے۔ برقی پنکھوں، بجلی کے قمقموں، فریج، ٹیلیویژن، موٹر اور ایئر کنڈیشنڈ بنگلوں نے ملت اسلامیہ کے بہترین بازوئے شمشیر زن کو جہاد کا سبق یکسر بھلا دیا ہے۔ بجائے اس کے کہ پٹرولیم سے پیداشدہ روپیہ، اسلحہ ساز فیکٹریوں، ہوائی جہازوں، ٹینکوں اور تدبیروں وغیرہ پر خرچ کرکے "واعدوا لہم ما استطعتم" پر عمل کیا جاتا، اسے ان گرانقدر اور لاتعداد سٹرلنگ پاؤنڈوں کو یورپین ممالک کے بنکوں کے سپرد کرکے غیر مسلم، اسلام دشمن ممالک کی اقتصادی بدحالی کو سنبھالا دیا جا رہا ہے۔ اگر تیل پیدا کرنے والے مسلم ممالک ان رقوم کو آج یورپی بنکوں سے برآمد کرالیں تو پورا یورپ مالی لحاظ سے دیوالیہ ہو جاتا ہے اور یہ بھی ہو سکتا ہے کہ کسی وقت جبکہ مسلم ممالک کسی غیر مسلم قوم سے برسرِ پیکار ہوں تو یورپین سلطنتیں اس سرمایہ کو بنکوں میں منجمد کر دیں اور مسلمان منہ دیکھتے رہ جائیں۔ جیسا کہ ۷۳ء کی عرب اسرائیل جنگ میں یورپین ممالک یہی کچھ سوچ رہے تھے۔

آخر خداوند کریم نے مسلمان ممالک کو یہ انواع واقسام کی دولت اس لئے تو نہ دی تھی کہ اس سے عیاشی کی محفلیں برپا کی جائیں۔ بلکہ انہیں اس لئے نوازا گیا تھا کہ مسلمان دنیا کی کسی ابھرتی امیر غیر مسلم قوم کے خلاف جہاد یا اسلام کے دفاع کے معاملہ میں اس لئے پیچھے نہ رہ جائیں کہ ان کے وسائل کم تھے نیز اس لئے کہ ان کے لئے کوئی حجت باقی نہ رہ جائے۔ اسکے برعکس حالت یہ ہے کہ اب جبکہ اسرائیل جیسی شیطان فطرت اور ننگ انسانیت قوم عربوں

© rasailojaraid:com

© rasailojaraid.com

کے سروں پر مسلط ہو گئی ہے تو اس کے دفاع کے لئے تمام عرب یا تو امریکہ اور فرانس کی طرف دیکھتے ہیں یا روس اور برطانیہ سے اسلحہ کی بھیک مانگتے ہیں اور وہ انہیں انتہائی گراں قیمت پر نہایت معمولی بلکہ ناقص اور متروک قسم کا اسلحہ دے کر ٹال دیتے ہیں۔ دوسری طرف تمام غیر مسلم سلطنتیں یہودیوں کو بہترین اور جدید ترین اسلحوں کے انبار بھیج رہی ہیں اور آئندہ چل کر اس امر کا شدید امکان موجود ہے کہ جب لڑائی طول کھینچے اور عین اس وقت جبکہ معرکہ کارزار گرم ہو تمام غیر مسلم طاقتیں مسلمانوں کو اسلحہ کی سپلائی بالکل روک کر فلسطین کی طرح تمام مسلم ممالک پر خود قابض ہو کر تیل کے کنوؤں پر مالک بن کے بیٹھ جائیں کیونکہ سه

ہے جرم ضعیفی کی سزا مرگِ مفاجات

یہ صورت حال ہمیں انتہائی غور و فکر کی دعوت دیتی ہے کہ مسلم بلاک جو دو حصوں پر مشتمل ہے، جس کا ایک حصہ ایشیائی مسلم ممالک اور دوسرا حصہ عرب افریقی مسلم ممالک پر مشتمل ہے، دونوں حصوں کے مسلم بلاک کو باوجود کثرت اور اقتصادی فراوانی کے دو غیر مسلم عورتوں نے کئی بار شکستوں سے دوچار کیا ہے۔ ایشیائی مسلم ممالک کو بھارت کی ایک برہمن زادی نے شکست دی ہے اور دوسری طرف گولڈا میئر نے پچاس کے قریب مسلم ممالک کا امن وچین حرام کر رکھا ہے۔ فاعتبروا یا اولی الابصار!

کیا یہ سب "وہن" کے کرشمے اور آنے والے خطرناک اور قیامت خیز دور کی واضح نشاندہی نہیں ہے!

آئندہ اشاعت میں ہم ان شاء اللہ یہ بتائیں گے کہ معمولی اور حقی قسم کی کون سی علاماتِ قیامت ظاہر ہو چکی ہیں، کون سی باقی ہیں اور بڑی علامات کی تعداد و تفصیل کیا ہے۔

© rasailojaraid.com